بُلِٹن ستمبر ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱ بجے دوپہر

مجالس

مجلس مُنتظمہ ۴ ستمبر ۲۰۱۱ء ۲ بجے بعد دوپہر

مجلس عامہ ۴ ستمبر ۲۰۱۱ء ۳ بجے بعد دوپہر

۴ ستمبر کی میٹنگ جماعت کی سالانہ میٹنگ ہوگی۔

اخبار احمدیہ

محترم شیخ محمد افضل

وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہَ وَاِنّا اِلَیُہِ رَاجِعُوُنَ۔
مرحوم خالد اقبال صاحب کے جو اِس وقت عارضی طور پر ہماری برِلن مسجد کے امام کے فرائض انجام دے رہے ہیں بڑے بھائی تھے۔ وہ محترم شیخ محمد طفیل مرحوم جوکہ ووکنگ مسجد کے اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (یوکے) کے پہلے امام تھے چھوٹے بھائی تھے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بُلند مقامات عطا فرمائے۔ (آمین) ۷ اگست ۲۰۱۱ء کو دارالسلام لندن میں اُن کی نماز جنازہ غایبانہ ادا کی گئی۔

درسِ رمضان

پچھلے کچھ سالوں سے ڈاکٹر زاہد عزیز رمضان کے دوران ہر روز ایک درس ممبران کو ای میل کرتے ہیں۔ اِن درسوں کی خوبی یہ ہے کہ یہ مُختصر ہوتے ہیں اور چند منٹ میں پڑھے جا سکتے ہیں۔ ممبروں سے درخواست ہے یہ درس توجہ سے پڑہیں لیکن درس کو قرآن کے ساتھ مِلا کر پڑہیں۔

عید مُبارک

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے سب مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو بہت بہت مُبارک ہو۔ خُدا تعالیٰ اِس مُبارک مہینے میں کی گئی سب کی دُعائیں قبول فرمائے اور سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

نبوت اور جماعت قادیان

حافظ شیر محمد

مبلغ اسلام، فاتح جنوبی افریقہ

آیت مَعَ الَّذِیُنَ اَنُعَمَ اللّٰہُ عَلَیُھِم کا معنی

جماعت قادیان کی طرف سے کہاجاتا ہے کہ آیہ اَنُعَمَ اللّٰہُ عَلَیُھِمُ مِنَ النَّبِیّیُنَ (النساء ص ٦٩) میں کامل اطاعت کی بدولت نبی، صدیق، شہید اور صالح بننے کا ذکر ہے۔
(الف) بننے کا ذکر نہیں ان کی معیت کا ذکر ہے۔ فرمایا۔
وَمَنُ یُّطِعِ اللّٰہَ والرَّسُوُلَ فَاُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیُنَ انعَمَ

اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا (النساء ص ۶۹)
اورجواللہ اوررسول کی اطاعت کرتا ہے تو یہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پراللہ نے انعام کیا یعنی نبیوں اورصدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں کے ساتھ اور یہ اچھے ساتھی ہیں۔ یہاں صاف مَعَ الَّذِيۡنَ کا لفظ موجود ہے یعنی اطاعت سے نبیوں، صدیقوں وغیرہ کی معیت ملتی ہے اورآیت کے آخر پر پھر دہرایا ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا یہ کیسے اچھے رفیق ہیں۔ تو کسی کی معیت سے وہی چیز نہیں بن جاتی یوں تو اللہ تعالیٰ کی معیت مومنوں کوحاصل ہے مگروہ خدا نہیں بن جاتے۔

(ب) اگر بننے کا ذکر ہوتا تو بجائے مَعَ الَّذِيۡنَ کے یوں فرمایا جاتا کہ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ۔ کہ جواللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جن پراللہ نے انعام کیا۔

جیسا کہ دوسری جگہ بننے کے سلسلہ میں فرمایا۔ وَالَّذِيۡنَ آمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيۡقُوۡنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ (الحدید) کہ جواللہ اوراس کے رسولوں پرایمان لائے تو یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اورشہید ہیں۔غرض مومن کے صدیق، شہید صالح بننے کی شہادت تو قرآن شریف میں موجود ہے مگر نبی بننے کا کہیں ذکر نہیں۔

(ج) اگراطاعت کاملہ کا نتیجہ نبوت ہے تو اکابر صحابہ کو یہ مقام ضرور حاصل ہوتا جنہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ (التوبہ ص ۱۰۰) کا خطاب ملا اوررضائے الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ (التوبہ ۷۲).

(د) اگراطاعت کے نتیجہ میں نبوت ہوتی تو حضرت عمرؓ ضرور نبی ہوجاتے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لَوۡ كَانَ بَعۡدِيۡ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَر (مشکوٰۃ) اورحضرت علی ضرور نبی ہوجاتے جن کے متعلق فرمایا۔اَنۡتَ مِنِّيۡ بِمَنۡزِلَةِ هَارُوۡن (مشکوٰۃ)

(ہ) اگر نبوت اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو عورت کو بھی نبوت ملنی چاہئے کیونکہ اعمال صالحہ کے نتائج میں مردوعورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جیسے فرمایا: مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡن (النحل ص ۹۷) جوکوئی اچھا عمل کرتا ہے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے یقیناً ہم اُسے ایک پاک زندگی میں زندہ رکھیں گے اورہم یقیناً اُنہیں اُن کے بہترین اعمال جو وہ کرتے تھے اجر دیں گے۔

کیا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال فیضان ثابت نہ ہوگا کہ عورت جسے کبھی نبوت حاصل نہ ہوئی وہ بھی آپ کے طفیل نبوت حاصل کرتی۔

(و) اگرآیت سے تسلسل نبوت ثابت ہوتا ہے تو کوئی ممکن نہیں کہ اطاعت رسول کے نتیجہ میں کوئی شخص مستقل شریعت عطا کیا جائے۔

(ز) آیت میں اطاعت کرنے والوں کے انبیاء صدیقین، شہداوصالحین کیساتھ انعامات میں شرکت کرنے کا ذکر ہے، قطع نظراس کے کہ ان کا اپنا درجہ کیا ہوگا اورکیا نہ ہوگا۔قرآن مجید نے مومنوں کیلئے اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ (آل عمران ص ۱۱۳) کہہ کرصالحین کا اورهُمُ الصِّدِّيۡقُوۡن وَالشُّهَدَاءُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ (الحدید ص ۱۹) کہہ کر صدیقین اورشہدا کا درجہ پیش کیا ہے نبوت کا درجہ پیش نہیں کیا۔ہاں انبیاء کے ساتھ انعامات میں شرکت ایک ادنیٰ مومن کوبھی ہوجاتی ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظاہری کامیابیوں میں تمام مدارج کے مومنین شریک ہوئے اسی طرح روحانی نعماء میں تمام شریک ہوئے۔اس شرکت ومعیت سے سب کا نبی، صدیق یا شہدا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔اگر بادشاہ کے ساتھ ایک ہی میز پروزراء، عمال دولت اورعام معززین شریک طعام ہوجائیں تو اس سے سب کا بادشاہ وزیر یا حاکم بن جانا لازم نہیں آتا۔

(ح) قرآن کریم اورحدیث سے بالصراحت یہ بات ثابت ہے اورامت مسلمہ کا اس پراتفاق ہے کہ نبوت موہبت

سے ہے اکتساب سے نہیں یعنی کوئی شخص کوشش کر کے نبوت کا منصب حاصل نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی موہبت سے جس شخص کو چاہے اور جب چاہے اس منصب پر کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے کفار کے اس مطالبہ پر کہ لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى مِثْلَ مَاۤاُوتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام ص ۱۲۵) ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہم کو اُس کی مثیل نہ دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ کسے نبوت کے منصب پر قائم فرمائے۔ پس نبوت کا اکتساب یا کسی کی پیروی سے حاصل ہونا قرآن مجید کی آیت کے صاف مفہوم کے خلاف ہے۔

(ط) اس آیت سے چار آیات پہلے انبیاء ورسل کے متعلق فرمایا ہے ومارسلنامِنْ رَّسولٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ص ۶۴) یعنی ہرایک رسول مطاع اورامام بنانے کیلئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو اور آیت مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ میں مطیعون کا ذکر ہے۔

(ی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس آیت سے مراد دنیا میں اور سب سے بڑھ کر آخرت میں انعامات میں معیت ہے۔

۱. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کوئی نبی بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے اور جس بیماری سے آپ نے وفات پائی آپ کو گلا بیٹھنے کی سخت تکلیف ہوگئی سو میں نے آپ کو کہتے سنا مَعَ الَّذِین انعم اللّٰه علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین سو میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ (بخاری جلد۲ کتاب التفسیر سورۃ النساء)

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس حدیث سے سمجھا کہ آپ نے آخرت اور انبیاء وصدیقین کی معیت کو اختیار کر لیا۔ معلوم ہوا کہ آیا موصوفہ میں نبی بننے کا ذکر نہیں کیونکہ نبی تو آپ بن چکے تھے آپ کی تمنا آخرت کی معیت کے متعلق تھی۔

۲. صداقت شعار اور امین تاجر نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی کتاب البیوع) یہ مراد نہیں کہ ہرایسا تاجر نبی بن جائے گا ورنہ اب تک لاکھوں تاجر نبی بن چکے ہوتے۔

۳. روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ آپ میرے اہل واعیال سے زیادہ مجھے محبوب ہیں میں آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں حتیٰ کہ آپ کے پاس آتا ہوں اور آپ کو دیکھتا ہوں۔ اب اپنی موت اور آپ کی موت کا خیال کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ جب آپ جنت میں داخل ہوں گے آپ تو نبیوں کے ساتھ بلند کئے جائیں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہوا تو بھی آپ کو نہ دیکھ سکوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ومن یطع اللّٰه والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰه علیهم نازل فرمائی۔ آپ نے اسے بلایا اوراسے یہ آیت سنائی (موہب للدینہ۲ المقصد السابع فی وجوب محبتہ ص ۹۷)۔

۴. یہ آیت ثوبان کے متعلق نازل ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ وہ آپ سے شدید محبت رکھتا تھا اور آپ کے بغیر صبر نہ کرتا تھا وہ ایک دن آپ کے پاس آیا اس کا رنگ بدلا ہوا تھا اور چہرے پر حزن وملال آشکار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز نے تیرا رنگ بدل دیا اس نے کہا یارسول اللہ مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ درد۔ صرف آپ کو جب نہ دیکھوں تو سخت بے قرار ہو جاتا ہوں جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں۔ پھر میں نے آخرت کا خیال کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ آپ کو دیکھ سکوں گا۔ کیونکہ آپ انبیاء کے ساتھ بلند کئے جائیں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا تو بھی ادنیٰ درجے میں ہونگا اور نہ داخل ہوا تو کبھی آپ کو نہ دیکھ پاؤں گا۔ اس پر آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ نازل ہوئی۔ (مواہب الدینہ المقصد السابع فی وجوب محبتہ ص ۹۷)

۵. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص تھا آپ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا بات

ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیونکہ قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے بلند کر دے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (مواہب اللدنیہ)

۶. ایک صحابی نے عرض کیا جنت میں کیا حالت ہوگی آپ تو بلند درجات میں ہوں گے اور ہم آپ سے نیچے ہوں گے تو آپ کو کس طرح دیکھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ (مواہب اللدینیہ ص ۹۴)

تنبیہ:۔ معلوم ہوا کہ اس آیت کے مطابق اہل ایمان کو جنت میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت حاصل ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر محبّ صادق آپ کے ساتھ ہوگا۔ ممکن ہے شان نزول کی روایات ایک ہی واقعہ کی مختلف تعبیرات ہوں یا مختلف ملتے جلتے واقعات ہوں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت **انعم اللہ علیھم** تلاوت فرمائی اور سننے والوں نے سمجھ لیا کہ ابھی نازل ہوئی ہے۔

(ک) ان روایات کے مقابل کوئی موضوع حدیث بھی نہیں ملتی جس میں آتا ہو کہ کسی نے سوال کیا کہ امت میں نبوت کیسے ملے گی تو آپ نے آیت **ومن یطع اللہ والرسول** پڑھ دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے تسلسل نبوت کا خیال پیدا کرنا خلاف منشائے قرآن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

رمضان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزے فرض کرنے کے ساتھ روزہ فرض کرنے کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ فرمایا کہ روزے فرض اس لئے کئے گئے کہ تم بدی سے بچو۔ اور بدی سے بچنے کا گُر یہ ہے وہ چیزیں جو تمہاری اور انسانیت کی بقا کے لئے ضروری ہیں اُنہیں بھی چھوڑ دو۔

کھانا پینا انسان کے زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے لیکن خدا تعالیٰ کے حُکم آگے سرخم کر کے انسان یہ چیزیں بھی چھوڑ دیتا ہے۔ ازواج کے تعلقات انسانیت کی بقا کے لئے ضروری ہیں لیکن انسان اِنہیں بھی صرف خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ تو سوال یہ اُٹھتا ہے کہ اگر انسان خدا کی خاطر وہ چیزیں چھوڑ سکتا ہے جو عام حالات میں جائز ہیں تو پھر وہ ایسی چیزوں سے اجتناب کیوں نہیں کر سکتا جن کی ہر حال میں ممانعت ہے۔

روزہ صرف بھوکے رہنے کا نام نہیں۔ روزے دار کو دونوں چیزیں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ وہ جن کی عام حالات میں اجازت ہے اور وہ جو ہر حال میں ناجائز ہیں۔ مثلاً جھوٹ بولنا، بے ایمانی کرنا، دھوکا دینا، اپنا فرض ادا نہ کرنا، رشوت لینا یا رشوت دینا وغیرہ۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہم صرف بھوکے رہ کر یہ سوچتے ہیں کہ ہم نے روزے کا مقصد حاصل کر لیا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قربانی کا گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا خدا تعالیٰ کو صرف تقوی پہنچتا ہے۔ یہ ہی اصول روزے پر ہی لاگو ہوتا ہے۔

خدا کو ہمیں بھوکا پیاسا رکھ کر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ اسلام کا تصور یہ بھی نہیں کہ عیسائی مذہب کی طرح یہ کہے کہ روح کے ارتقاء کے لئے جسم کو عذاب دینا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمیں بدی سے دور رکھنے کے لئے ہے۔ یہ ہمیں یہ احساس دلانے کے لئے ہے کہ اگر ہم جائز چیزوں سے اجتناب کر سکتے ہیں تو ناجائز چیزوں کو چھوڑتے ہوئے ہمیں مُشکل پیش کیوں آتی ہے۔ یہ تو ہمارے نفس کی ٹریننگ ہے۔ اگر ہم اپنے نفس کو اُس وقت قابو میں رکھ سکتے ہیں جب ہم پیاس سے تڑپ رہے ہوں ہمیں اُس وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھنے میں مُشکل کیوں پیش آتی ہے جب ہم ایک چھوٹا سا جھوٹ بول کر کوئی دُنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے روزے صرف دِکھانے کے لئے ہیں اور ہمارا مقصد روزہ رکھ کر روحانی ترقی کرنا نہیں۔ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اِن عبادات کے مقاصد حاصل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk